اصلاح النساء

قاری ندیم ایاز حفظہ اللہ تعالیٰ

مکتبہ دار الرحیل

انسان کو چاہیے کہ اچھے طریقے سے پرہیز گار بنے کتے کی طرح نہیں کتے کی طرح تقوی کلابی نہیں چاہیے کتا پیشاب کرتے وقت ٹانگ بچانے کے لئے ٹانگ اٹھاتا ہے لیکن منہ سے گندگی کھاتا ہے تو آپ بڑے بڑے گناہ کرتے ہو اور کچھ چھوٹی چھوٹی چیزیں جو لوگوں کے سامنے ہوتی ہیں اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہو۔ تاکہ پرہیز گارد کھائی دو تو یہ طریقہ آخرت میں کام آنے والا نہیں ہے۔

جو لوگ غصے میں گھر میں توڑ پھوڑ کرتے ہیں یا جو میاں بیوی اپنا گھر خود ہی برباد کرتے ہیں تو یہ عذاب تو کافروں کا ہے قرآن میں ذکر ہے

يخربون بيوتهم بايديهم

وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے ہی خراب کررہے تھے۔

عورتوں کو یا تو بیان سننے کا موقع ہی نہیں ملتا اور اگر ملتا ہے تو یہی ملتا ہے کہ دوزخی ہو اور اس میں یہی سنتی رہتی ہے کہ بس عورتیں جہنم میں جائیں گی دوزخی ہیں۔

گھر کے اندر موجود سامان کے بارے میں واضح ہونا چاہئے کہ یہ سامان بیوی کا ہے اور یہ سامان شوہر کا ہے اور یہ سامان بچوں کا ہے اور کس بچے کا ہے عربوں کی عادت تھی کہ اثاث البیت میں سے ہر چیز شوہر اور بیوی کے درمیان بٹی ہوئی تھی عورت کی الگ مرد کی الگ جیسے آج کل یورپ میں ہے کہ صاحب کی چیزیں الگ ہوتی ہے میم صاحبہ کی الگ۔ گھروں میں املاک متمایز ہونی چاہیے الحمدللہ ہمارے گھر میں ایک چیز بھی گول مول نہیں جسے ایک چارپائی میری اپنی ہے باقی گھر والوں کی ہی سب چیزیں برتنے میں سب کی آتی ہے مگر یہ تو معلوم ہے کہ یہ ملکیت کس کی ہے۔

ہندوستانی عورتیں اخلاق میں حوریں ہیں جاں نثار ہیں ایثار کرتی ہیں لیکن بس بدزبانی چھوڑ دیں شاعر کہتا ہے:

اکبر نہ دب سکے کبھی برٹش کی فوج سے

لیکن شہید ہوگئے بیوی کی نوج سے

ایک عالم کی بیوی بدزبان تھی کسی نے کہا چھوڑ دو اس بیوی کو کہا میری تو زندگی سے کھیل رہی ہے اور کسی کی زندگی برباد کیوں کرنے دوں؟

اخلاق کی درستگی نثر ہی سے ہوسکتی ہے نظم سے نہیں ہوسکتی کیونکہ اصلاح اخلاق مجاہدہ اور مشقت سے ہوتی ہے جس میں ترک لذات کرنا پڑتا ہے اور شعر و شاعری، نظم اور غزل خوانی تو خود ہی لذات میں داخل ہے اس سے اصلاح کیا ہوگی؟ ان لوگوں کو یہ بات ضرور سوچنی چاہیے جو ہر وقت نظمیں اور ترانے سنتے رہتے ہیں۔

اگر تم نے ناجائز کام ہی کرنے ہیں تو ناجائز طریقے سے ہی کرو دین کو اس کے لئے ذریعہ کیوں بناتے ہو دنیاداری ہی کرنی ہے تو دنیاداری سے ہی کرو دین کا لباس دھوکہ دینے کے لئے کیوں پہنتے ہو؟

بڑے کے اتباع میں چھوٹے کا نفع ہے

لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم

تو شوہر کی تابعداری کرنے میں بیوی کا فائدہ ہے۔

عورت کی اصلاح کے لئے بیعت والے پیر کے نہیں بیت والے پیر یعنی شوہر کی ضرورت ہے اور نہ سمجھے تو بید پیر کی ضرورت ہے یاد رکھو جو شریعت کے خلاف کرے گا وہ پیر نہیں ہو سکتا بیوی کے لئے پیر سے شوہر افضل ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں کہا کہ اگر غیر اللہ کو سجدہ جائز ہوتا تو باندی لونڈی کو حکم دیتا کہ آقا کو سجدہ کرے بلکہ یہ کہا کہ بیوی سے کہتا کہ شوہر کو سجدہ کرے معلوم ہوا شوہر کا رتبہ آقا سے بھی زیادہ ہے اور بیوی لونڈی سے بھی کم۔

دنیا اور دین کا نظام اس طرح قائم رہ سکتا ہے کہ ایک تابع ہو ایک متبوع، اتفاق اور اتحاد کی جڑ یہی ہے کہ ایک کو بڑا مان لیا جائے اور سب اس کے تابع ہوں جس جماعت میں متبوع اور تابع کوئی نہ ہو سب مساوات ہی کے مدعی ہوں ان میں کبھی اتحاد نہیں ہو سکتا۔ بیوی اپنے شوہر کو متبوع مانے گی تو گھر آباد رہیگا۔

مطلق حبس کو قید نہیں کہہ سکتے بلکہ حبس خلاف طبع کو قید کہتے ہیں جیسے انسان بیت الخلاء میں خود قید رہتا ہے وہ قید نہیں لیکن اگر کوئی اسے بند کر دے تو قید ہے اس لیے پردہ مسلمان عورتوں کے لئے قید نہیں کیونکہ ان کے خلاف طبع نہیں۔

میں نے بیوی کے ساتھ دوڑ لگانے کی سنت پر عمل کیا ہے۔

واتاکم من کل ما سالتموہ کی تفسیر میں ہے ای بلسان الاستعداد

کہ جس میں جیسی استعداد تھی ویسا ہی اس کو دیا۔

تو عورتیں مرد آپس میں مشابہت سے بچیں عورت عورت ہونے میں خوب ہے اور مرد مرد ہونے میں خوب ہیں اگر مشابہت کریں گے تو عذاب کا خدشہ ہے۔ پس ابیبیوں!! واللہ تعالی سے ڈرتے رہو کہ کہیں مردوں سے مشابہت اختیار کرنے سے تمہارے منہ پر داڑھی نہ نکل آئے۔

مردوں کے ذمے عورتوں کی تعلیم بھی ہے مرد پر خود کو بھی اور بیوی بچوں کو بھی جھنم کی آگ سے بچانے کی ذمہ داری ہے۔

یاایھاالذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا

لھذا سب کمر بستہ ہوں جھنم کی آگ سے بچنے کے لئے۔

چوں چنیں کارے ست اندر رہ ترا

خواب چوں می آید

اے ابلہ ترا

جب راستے میں تجھ کو ایسا کام ہے تو بے وقوف تجھ کو نیند کیوں کر آتی ہے

عورتوں کو پابند رکھیے شریف آدمی عورت کی آزادی پر صبر نہیں کر سکتا

بیوی سب سے زیادہ دوست ہے۔ یہ بہت ہی بے غیرتی کی بات ہے کہ مرد خود تو بنا ٹھنا رہے اور بیوی کو بھنگنوں کی طرح رکھے۔

المحصنات الغافلات المؤ منات تو المحصنات صیغه

مفعول باقی فاعل ہیں اس میں فائدہ یہ ہے کہ مردان عورتوں کو پاکدامن رکھیں۔

وقرن في بیو تکن تو تقسیم احاد الی احاد

ہے یعنی ہر عورت اپنی ہی گھر میں ٹکی رہے۔

میری بڑی چچی کہتی تھی جہاں ڈولی آئی تھی وہیں سے کھٹولی نکلے گی۔

ایک عورت نے کہا کہ ہماری حالت تو دوزخ کی سی ہے جیسے اس کا پیٹ نہیں بھرتا ہر دم ھل من مزید ہی کہتی رہتی ہے اسی طرح روپے کپڑے زیور وغیرہ سے ہمارا پیٹ بھی نہیں بھرتا کتنا ہی دو مگر سب خرچ ہو جاتا ہے

عورتوں کے تین شر ہیں (1) اکثار لعن: لعنت ملامت کرنے کا مرض جس سے دشمنی ہے ان کی غیبت اور جن سے محبت ہے ان کے لیے بد دعائیں دیتی ہے جیسے اولاد کو خود کو شوہر کو بد دعائیں دیتی ہیں جب ناراض ہوتی ہے غصے میں آتی ہے (2) کفران عشیر: ناشکری کا مرض، ذرا سی تکلیف ملنے پر کہتی ہے میں نے تم سے کبھی خیر نہیں دیکھی۔ (3) اذہاب لب رجل: چالا کی مکاری وہوشیاری کا مرض، عقل دوسری چیز ہے مکاری دوسری، شیطان میں مکاری تھی عقل نہیں۔

لا یلدغ المؤ من من جحر واحد مرتین

مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا

کسی آدمی سے تکلیف اور نقصان پہنچے تو یہ مناسب نہیں کہ پھر اس سے معاملہ کرے۔

عجیب بات ہے کہ جس قدر شیوخ ہیں کوئی تو اپنے کو صدیقی کہتا ہے کوئی فاروقی کوئی علوی کوئی عثمانی کوئی انصاری کیا ان چار پانچ صحابہ کے سو نعوذ باللہ اور صحابہ منقطع النسل تھے؟ کوئی اپنے کو یہ نہیں کہتا کہ بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوں یا میں مقداد رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوں ہو تو اس لئے شبہ ہوتا ہے کہ یہ سب تراشیدہ یاراں ہے یہ نسب نامے اوپر سے اشتباہ ہیں کوئی تحقیقی بات نہیں۔ قیامت میں یہ نہیں پوچھا جائیگا کہ بمن انتسبت؟ آپ کی نسبت کس کی طرف تھی بلکہ قیامت میں صرف یہ پوچھا جائے گا کہ ماذا اکتسبت؟ کیا کمایا ہے یعنی کیا عمل کیا ہے۔

ان میں سے بیشتر باتیں اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اصلاح النساء سے لی گئیں ہیں جو کہ 306 صفحات پر مشتمل کتاب ہے تفصیل کے لئے اصل کتاب کا مطالعہ کیجئے۔